مولانا مجاہدالحسینی

نام ور محقق، منفرد سیرت نگار......ڈاکٹر حمید اللہ مرحوم

اللہ تعالیٰ نے جن شخصیات کو عبقری صلاحیتوں اور منفرد محاسن واوصاف حمیدہ سے خوب نوازا اور سرفراز کیا ہے، ان میں ڈاکٹر حمید اللہ کی شخصیت عظیم الشان اور ممتاز نظر آتی ہے۔ ڈاکٹر حمید اللہ کے زریں کارناموں اور سارے عالم اسلام میں ان کی شاہکار تحقیق میں حضور خاتم الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے مکتوب گرامی ہیں جو آپ ﷺ نے دنیا کے مختلف حکمرانوں اور قبائلی سرداروں کے نام ارسال کئے تھے۔ ڈاکٹر صاحب نے کمال دانشمندی، حکمت بالغہ اور مستشرقین سے حاصل کر کے شایان شان صورت میں جمع کئے اور ان کی اشاعت کے اہتمام کی سعادت پائی۔

ڈاکٹر حمید اللہ قیام پاکستان کے بعد چند مرتبہ پاکستان تشریف لا کر اپنے گراں قدر علمی وتحقیقی فیوض سے تشنگان علوم کو سیراب کر چکے ہیں مگر صد افسوس کہ یہاں کے قدر ناشناس حلقوں کی بے رخی اور جوہر قابل سے بے اعتنائی کے باعث ڈاکٹر حمید اللہ پیرس میں قیام پذیر ہونے پر مجبور ہو گئے۔ وہاں انہوں نے اسلامی مرکز قائم کر کے عصر حاضر کے جدید تقاضوں کے مطابق اسلام کے مختلف موضوعات خصوصاً سیرت طیبہ کے موضوع سے متعلق ایسی معرکہ آراء تحقیقی کتب مرتب اور شائع کرنے کی سعادت حاصل کی ہے جو سارے عالم اسلام میں بے حد مقبول اور لائق صد افتخار علمی سرمایہ ہیں۔ ڈاکٹر حمید اللہ چند ماہ سے سخت علیل تھے۔ مرض کی شدت کا احساس کر کے انہیں بغرض علاج امریکہ لے جایا گیا جہاں فلوریڈا کے ہسپتال میں قریباً اٹھانوے برس کی عمر میں داعی اجل کو لبیک کہہ گئے۔

ڈاکٹر حمید اللہ ۱۶ محرم ۱۳۲۶ھ (۱۹۰۵ء) کو حیدر آباد دکن کے کوچہ حبیب علی شاہ کٹل منڈی میں پیدا ہوئے۔ آپ جنوبی ہند کے مشہور خاندان نوائط سے تعلق رکھتے تھے' جو اپنی دینی، علمی اور تحقیقی سرگرمیوں کی وجہ سے مشہور اور قدر ومنزلت سے سرفراز ہے۔ ڈاکٹر حمید اللہ اپنے آباؤ اجداد کے مسلک کے مطابق امام شافعی رحمہ اللہ کے پیروکار تھے۔ ڈاکٹر حمید اللہ کے دادا ماجد حضرت مولانا قاضی صبغت اللہ بھی اپنے اسلاف کی طرح جید عالم دین اور نام ور محقق تھے جو برصغیر کے جنوبی ہند کے علاقے میں اردو (ہندوی) کے پہلے نثر نگار تسلیم کئے جاتے تھے۔ آپ کی تصانیف میں سے سیرت النبی ﷺ کی مشہور کتاب ''فوائد بدریہ'' خصوصاً قابل ذکر ہے۔ ڈاکٹر حمید اللہ کے والد ابو محمد خلیل اللہ بھی کئی کتابوں کے مصنف اور حیدر آباد دکن کے مددگار معتمد مال (جوائنٹ سیکرٹری خزانہ) تھے۔

ڈاکٹر حمید اللہ نے ابتدائی تعلیم اپنے والد ماجد سے حاصل کی، پھر مدرسہ دار العلوم اور جامعہ نظامیہ میں انگریزی کا امتحان دے کر جامعہ عثمانیہ میں داخل ہوئے' وہاں سے ایم اے، ایل ایل بی اور پی ایچ ڈی کی ڈگری پا کر جامعہ عثمانیہ میں لیکچرار مقرر ہوئے۔ بعد میں فرانس کے Centrenational Deal Recherche Seitifique میں کام کرتے ہوئے کئی ممالک کی یونیورسٹیوں میں لیکچر دے کر اپنی علمی وتحقیقی ندرت اور تفوق کا گہرا اثر چھوڑا۔ ڈاکٹر حمید اللہ نے دوسو سے زائد علمی وتحقیقی

کتب تصنیف کیں اور کئی زبانوں اردو، عربی، انگریزی، فرانسیسی، جرمن، چینی، روسی وغیرہ میں ان کتابوں کے کئی کئی ایڈیشن اشاعت پذیر ہو چکے ہیں۔ ڈاکٹر حمید اللہ نے قرآن کریم کا فرانسیسی زبان میں ترجمہ شائع کرنے کی سعادت حاصل کی اور ڈاکٹر حمید اللہ ہی کو پوری دنیائے اسلام میں یہ شرف واعزاز حاصل ہے کہ صحیفہ ہمام بن منبہ جو کہ ۵۸ھ سے پہلے کی تالیف ہے، اسے تلاش کر کے از سر نو اشاعت کا اہتمام کیا۔ چنانچہ تدوین حدیث سے متعلق یہ تاریخ اسلام کی پہلی کتاب ۱۹۵۶ء میں حیدر آباد دکن سے پھر ڈاکٹر صاحب کی خصوصی اجازت سے پاکستان کے ایک صاحب ذوق دینی وعلمی شخصیت جناب رشید اللہ یعقوب نے آرٹ پیپر پر نہایت خوشنما صورت میں شائع کر کے مفت تقسیم کرنے کی سعادت حاصل کی ہے۔

ڈاکٹر حمید اللہ کی تصانیف میں سیرت النبی ﷺ، عہد نبوی کا نظام حکمرانی، عہد نبوی کے میدان جنگ، رسول اللہ ﷺ کی سیاسی زندگی، الوثائق السیاسیہ (عربی) مطبوعہ قاہرہ اور دیگر بہت سی کتب اہل علم وتحقیق کے لیے مشعل راہ کی حیثیت رکھتی ہیں۔ ڈاکٹر حمید اللہ کی علمی عظمت اور ان کی تحقیقی عرق ریزی کا اعتراف مجھے سفر یمن کے دوران صنعاء کی نامور اور عظیم المرتبہ دینی و علمی شخصیت الشیخ محمد بن علی الاکوع کی زبان سے سن کر بے حد مسرت ہوئی جب انہوں نے فرمایا کہ حضرت رسول ﷺ کے مکتوب اقدس کے حصول اور ان کی اشاعت کے سلسلے میں جو خدمات ڈاکٹر حمید اللہ نے انجام دی ہیں۔ عالم اسلام میں ان کا کوئی ثانی نہیں ہے۔ کاش کہ مکتوبات الرسول ﷺ کی تحقیق، حصول اور اشاعت کا جو کام تشنہ تکمیل ہے وہ اسلامی دنیا کے اہل علم وتحقیق پایہ تکمیل کو پہنچانے کی سعادت حاصل کریں۔

تحدیث نعمت کے طور پر یہ بات حرف قلم ہے کہ علامہ محمد بن علی الاکوع الحمیری سے شرف ملاقات کے وقت ان کی عمر بھی ستانوے برس تھی اور انہوں نے راقم الحروف کو ڈاکٹر حمید اللہ کی خدمات کے اعتراف اور مکتوبات کے اہم موضوع سے متعلق عربی زبان میں اپنی تصنیف الوثائق السیاسیہ الیمنیہ اپنے دستخطوں کے ساتھ عطا فرمائی جس کے ترجمے کی سعادت جلد حاصل کرنے کی کوشش ہے۔ ڈاکٹر حمید اللہ کی گراں قدر تصانیف کے علاوہ مختلف یونیورسٹیوں میں آپ کے لیکچرز ''خطباتِ بہاول پور'' کے زیر عنوان ضخیم کتابی صورت میں شائع ہو چکے ہیں۔ البتہ ان کے جامشورو یونیورسٹی سندھ میں اور سابق حکومت کے دور میں ان کے لاہور، اسلام آباد اور کراچی میں دیئے گئے لیکچرز اور ٹیلی ویژن سے ان کے معلومات افزاء علمی خطاب کو بھی کتابی صورت میں شائع کرا کے اکتساب فیض کا سامان فراہم کرنا چاہیے۔

نیز ڈاکٹر حمید اللہ کی مختلف زبانوں میں تصانیف خصوصاً ان کے فرانسیسی زبان میں کئے گئے ترجمہ قرآن مجید کا اردو زبان میں ترجمے کا اہتمام کرنے کی سعادت حاصل کرنی چاہیے تاکہ پاکستانی اہل قلم خاص طور پر اس سے استفادہ کر سکیں۔ ڈاکٹر حمید اللہ کی شخصیت گوناگوں خوبیوں اور کمالات کا مجموعہ، علم وتحقیق کا بحر بیکراں اور ندرت فکر ونظر کی آئینہ دار ذات گرامی تھی۔ ان کی وفات سے عالم اسلام ایک منفرد محقق، دانشور اور علم وفضل کے مینار نور سے محروم ہو گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کی دینی، علمی اور ملی خدمات کو شرف قبولیت سے نواز کر انہیں جنت الفردوس میں اعلیٰ علیین کے مقام پر فائز کرے اور امت مسلمہ کو ان کی گراں قدر علمی کاوشوں سے استفادہ کرنے اور ان کے نقش قدم پر چلنے کی سعادت سے نوازے۔ آمین۔